وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ
بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِنْ لَا تَشْعُرُونَ (القرآن)

اَلْأَنْبِيَاءُ أَحْيَاءٌ فِي قُبُورِهِمْ يُصَلُّوْنَ (الحدیث)

حضرت مولانا عبدالسلام صاحب کے خط کے جواب میں

امام المحدثین، بقیۃ السلف

حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہ

صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان، شیخ الحدیث جامعہ فاروقیہ کراچی

کا

مکتوبِ سلیم

ناشر:

اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان

حضرت مولانا عبد السلام صاحب مدظلہ (حضرو)

کے خط کے جواب میں

امام المحدثین، بقیۃ السلف

حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم

صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان، شیخ الحدیث جامعہ فاروقیہ کراچی

کا

مکتوبِ سلیم

اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(حرفِ چند)

شیخ المحدثین حضرت مولانا سلیم اللہ خان رحمہ اللہ

پیدائش: ۱۵ر دسمبر ۱۹۲۶ء ...... وفات: ۱۵ر فروری ۲۰۱۷ء

آپ پاکستان کے نامور محدث، جامعہ فاروقیہ کراچی کے بانی، وفاق المدارس کے صدر اور تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان کے سربراہ تھے۔ بہت ہی بیدار مغز دینی قائد تھے۔ صائب الرائے اور اپنے موقف کے مضبوط انسان تھے۔ ان سے اکابر کی یادیں وابستہ تھیں اور وہ ان اکابر کی روایات کے امین تھے۔ پاکستان میں اشاعت التوحید والسنۃ کے ایک مرکزی عہدیدار احمد سعید ملتانی نے "قرآن مقدس اور بخاری محدث" کتاب لکھی۔ جس میں امام بخاری رحمہ اللہ کی تنقیص میں انتہائی بے دردی سے کام لیا، بہت سارے حضرات نے اس کتاب کے جوابات لکھے، ان میں مولانا مفتی ظفر اقبال بھکروی کی کتاب عادلانہ دفاع بھی تھی، اسی کا مقدمہ مولانا نثار احمد الحسینی حضروی رحمہ اللہ نے تحریر کیا۔ اس کتاب پر تقریظ شیخ المحدثین حضرت مولانا سلیم اللہ خان رحمہ اللہ نے تحریر فرمائی۔ حضرت مولانا سلیم اللہ خان کی تقریظ پر جامعہ اشاعت القرآن حضرو کے بانی اور اشاعۃ التوحید والسنۃ کے مرکزی رہنما حضرت مولانا عبدالسلام حضروی رحمہ اللہ نے اپنے تحفظات پر مشتمل خط حضرت مولانا سلیم اللہ خان کو تحریر فرمایا۔ اس خط کا جواب حضرت مولانا سلیم اللہ خان رحمہ اللہ نے تحریر فرمایا، جسے "حضرت مولانا عبدالسلام صاحب رحمہ اللہ (حضرو) کے خط کے جواب میں امام المحدثین، بقیۃ السلف حضرت مولانا سلیم اللہ خان رحمہ اللہ صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان، شیخ الحدیث جامعہ فاروقیہ کراچی کا مکتوب سلیم" کے نام پر رسالہ کی شکل میں اتحاد اہل سنت والجماعۃ پاکستان نے شائع کیا۔ یہ ۲۰۱۱ء کی بات ہے۔ ہم اس مجموعہ میں اس رسالہ کو بھی شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ (ناشر)

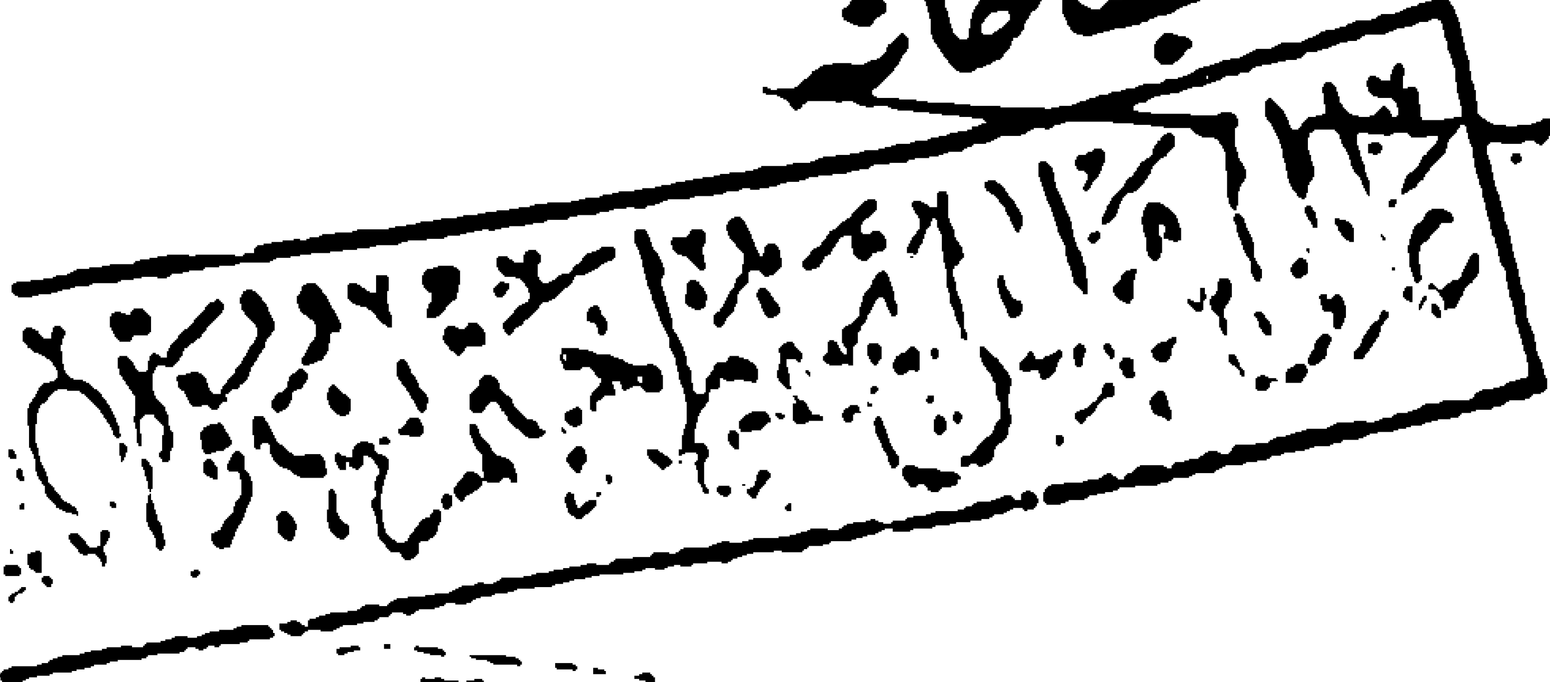
بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت مولانا عبدالسلام صاحب (حضرو) کے خط کے جواب میں امام المحدثین بقیۃ السلف حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب نور اللہ مرقدہ کا مکتوب سلیم

احمد سعید ملتانی، اشاعۃ التوحید والسنہ کی کوکھ سے اٹھا اور توحید کے نام پر اس نے گستاخی و بے ادبی کی زبان سے رب تعالیٰ، قرآن مجید، حضرات انبیاء علیہم السلام سے کر سلف و خلف میں سے کسی کو معاف نہیں کیا بالآخر "قرآن مقدس اور بخاری محدث" جیسی بدنام زمانہ کتاب اور اس گستاخانہ لب و لہجہ کا خسارہ اپنے سر لے کر اپنے انجام کو پہنچ گیا۔

"قرآن مقدس اور بخاری محدث" کے جواب میں کئی وقیع کتب علمائے حق نے لکھیں ہیں۔ دلائل اور سلجھے ہوئے انداز تحریر کے اعتبار سے حضرت مولانا مفتی محمد ظفر اقبال صاحب دامت برکاتہم (بھکر) کی کتاب "عادلانہ دفاع" کو اللہ تعالیٰ نے مقبولیت سے نوازا ہے۔

"عادلانہ دفاع" کا مقدمہ حضرت مولانا نثار احمد الحسینی دامت برکاتہم خلیفہ مجاز امام الزاہدین والعارفین، قطب الارشاد حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی نور اللہ مرقدہ کا تحریر کردہ ہے۔ اس مقدمہ میں انہوں نے یہ ثابت کیا ہے کہ احمد سعید ملتانی کو اس انجام تک پہنچانے والا "اشاعۃ التوحید والسنہ" ہی کا ماحول ہے اور اشاعۃ التوحید والسنہ اور احمد سعید ملتانی میں کوئی بنیادی اختلاف نہیں۔ حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم نے "عادلانہ دفاع" پر اپنی تقریظ میں مولانا نثار احمد الحسینی دامت برکاتہم کے پیش کردہ اس موقف کی تائید فرماتے ہوئے اسے مبنی بر حقیقت قرار دیا ہے۔ اس پر "اشاعۃ التوحید والسنہ" کے اکابر میں سے حضرت مولانا عبدالسلام صاحب مدظلہ، جامعہ عربیہ اشاعۃ القرآن، حضرو نے حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم العالیہ کو خط لکھا، اس پر حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم نے دلائل و حقائق سے بھرپور جواب لکھا۔ دونوں خطوط قارئین کی دلچسپی اور الفارق بین الحق والباطل کے طور پر پیش خدمت ہیں۔ (ادارہ)



خیرکم من تعلم القرآن وعلمه (حدیث)

دینی علوم کا مرکز

جامعہ عربیہ اشاعت القرآن

محلہ اشاعت القرآن حضرو ضلع اٹک پاکستان — فون: 0572-310423 — 0572-313181

مورخہ [illegible] ۱۴۳۲ھ
9 - 3 - 2011

مخدوم العلماء، شیخ المحدثین حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

بعد ادب و احترام کے بعد۔ آپ کی عظیم تر ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہوئے یہ گزارش کر رہا ہوں۔

[illegible]

[illegible]

کہیں نہ کہیں ان سے واقف کروانا ہیں۔

اگر اس مضمون پر رسالہ میں تشویش پیدا ہو رہی ہے اگر آپ رضامندی
فرمادیں۔ "تو ہم مشغول ہوں گے"

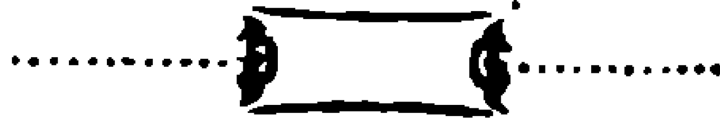
فقط والسلام!

طالب دعا

سلیم خادم الجامعہ

دو رسالے جو ارسال کیے ہیں [illegible] ۔ واپسی لفافہ ارسال خدمت ہے

سلیم



بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخدمت گرامی قدر حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالسلام صاحب دامت برکاتہم

امید ہے آپ بعافیت ہوں گے، آپ کی خدمات دینیہ اور مساعی جمیلہ پر دل سے دعا گو ہوں۔ آپ کا خط اور دو رسالے ملے اس یاد فرمائی پر مشکور ہوں۔ جزاک اللہ تعالیٰ فی الدارین خیرا!

آپ نے مولانا مفتی محمد ظفر اقبال صاحب دام ظلہم کی کتاب ''عادلانہ دفاع'' پر بندہ کی تقریظ پر تشویش کا اظہار فرمایا اور وضاحت طلب فرمائی ہے۔ یہ آپ کا حق ہے، البتہ اس سلسلہ میں آنجناب کی خدمت میں گزارش ہے کہ بندہ نے احمد سعید خان ملتانی کے متعلق ''اشاعۃ التوحید والسنۃ'' کے حوالہ سے جو کچھ لکھا ہے با حوالہ لکھا ہے۔ آپ نے لکھا ہے کہ: ''آپ کی تقریظ میں ''خس کم جہاں پاک'' سے چند حوالے درج ہیں جو حافظ نثار صاحب نے بغض وعناد سے بھرے لکھے ہیں۔''

اس پر عرض ہے کہ ''خس کم جہاں پاک'' مولانا حافظ نثار احمد الحسینی مدظلہم کی کتاب نہیں پروفیسر محمد افضل ضیاء المعروف محمد الفضاد صاحب کی کتاب ہے جو کہ اشاعۃ التوحید والسنۃ کے مرکزی نائب ناظم اور اشاعۃ التوحید والسنۃ کے ترجمان ماہنامہ ''نغمہ توحید'' گجرات کے مدیر ہیں اور یہ کتاب ''مرکز اشاعۃ التوحید والسنۃ'' لالہ موسیٰ، گجرات، پاکستان سے مطبوعہ ہے۔

''خس کم جہاں پاک'' کے حوالہ جات کو ''اشاعۃ التوحید والسنۃ'' کی نسبت سے اسی لیے لکھا گیا ہے کہ یہ کتاب ''اشاعۃ التوحید والسنۃ'' ہی کے ذمہ دار حضرات کی ہے۔

اشاعۃ التوحید والسنۃ کی طرف سے شائع کردہ ''خس کم جہاں پاک'' میں اس بات کو تسلیم کیا گیا ہے کہ احمد سعید خان ملتانی، جماعت سے نکالے جانے سے پہلے سے اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی، قرآن مجید میں تحریف، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی، ائمہ اسلاف اور خاص کر اکابر علمائے دیوبند کی گستاخی اور تکفیر کا مرتکب رہا ہے اور آخر تک اس پر قائم رہا۔ اس کے باوجود مؤلف لکھتے ہیں: ''یہ تو قائدین کا حوصلہ تھا کہ وہ پھر انہیں ساتھ لے کر چلنے کی کوشش فرماتے رہے۔'' (خس کم جہاں پاک ص ۱۱۲)

مؤلف ''خس کم جہاں پاک'' احمد سعید خان ملتانی کو ''اشاعۃ التوحید والسنۃ'' سے نکالنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''مولانا احمد سعید خان ملتانی کو کسی فقہی مسئلے میں اختلاف کی بنا پر نہیں بلکہ ''اشاعۃ التوحید والسنۃ پاکستان'' کے دستور سے انحراف کے جرم میں جماعت سے خارج کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔'' (خس کم جہاں پاک ص ۹)

اس اقتباس پر آپ ہی انصاف سے فیصلہ کریں کہ اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی، قرآن میں تحریف، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی، ائمہ اسلاف اور خاص کر علمائے دیوبند کی تکفیر کو برداشت کرنا کیا حوصلہ کہلاتا ہے؟

حوصلہ تو شرعاً محمود، عزیمت اور باعث اجر وثواب ہے۔ اور ایسے لب ولہجہ کو برداشت کرنے پر اکابرین اشاعۃ التوحید والسنۃ کس اجر وثواب کے مستحق ہیں؟

اتنی گستاخیوں اور بے باکیوں کو فقہی یعنی دینی اختلاف نہ کہنا کون سی شریعت ہے؟

جہاں تک احمد سعید خان ملتانی کو صحیح بخاری، رواۃ صحیح بخاری اور کبار محدثین کے متعلق توہین آمیز کتاب ''قرآن مقدس اور بخاری محدث'' اور اس جیسی دوسری حرکات پر ابھارنے والے حضرات کے ناموں کا تعلق ہے جو بندہ نے لکھے ہیں، اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں اور نہ میں نے لکھا ہے کہ ان حضرات نے احمد سعید خان ملتانی سے یہ کتاب لکھوائی ہے بلکہ بندہ نے تو لکھا ہے کہ: ''احمد سعید خان چتروڑی کو اس حرکت پر ابھارنے والے یہی سب لوگ ہیں۔'' (عادلانہ دفاع ص ۲۳ طبع دوم)

اور ''اشاعۃ التوحید والسنہ'' کی انہی باتوں نے چتروڑی کو مہمیز کیا ہے۔'' (عادلانہ دفاع ص ۲۴ طبع دوم)

مولانا سید عنایت اللہ صاحب گجراتی، مولانا محمد امیر بندیالوی، مولانا محمد حسین شاہ صاحب نیلوی، یہ حضرات احمد سعید خان ملتانی کی اس کتاب سے پہلے فوت ہو چکے ہیں۔ مگر ''اشاعۃ التوحید والسنہ'' کا یہ ماحول انہی حضرات کا بنایا ہوا ہے اور احمد سعید خان ملتانی وغیرہ حضرات انہی لوگوں کے تربیت یافتہ ہیں۔

''خس کم جہاں پاک'' میں مذکور احمد سعید خان ملتانی کی تمام گستاخانہ باتوں کو ''اشاعۃ التوحید والسنہ'' کے اکابرین نے حوصلہ سے برداشت کیا اور اسے مجلس منتظمہ کا نائب صدر بنایا، اشاعۃ التوحید والسنہ کے مرکزی مبلغین میں شمار کیا۔ مولانا سید عنایت اللہ شاہ گجراتی صاحب نے اسے اپنا بیٹا کہا اور جماعت نے اسے امام انقلاب، شیخ القرآن اور قاطع شرک و بدعت قرار دیا تو احمد سعید ملتانی کے اس لب ولہجہ کا اشاعۃ التوحید والسنہ کو ذمہ دار نہ ٹھہرایا جائے تو کیا کیا جائے؟

بندہ نے احمد سعید خان ملتانی کے تربیت کنندگان کے طور جو نام لکھے ہیں، ان کی طرف سے صحیحین، رواۃ صحیحین، محدثین اور اکابرین امت کے متعلق فکری آزادی اور گستاخی کا ماحول ان حضرات کی طرف سے احمد سعید خان ملتانی کی کتاب ''قرآن مقدس اور بخاری محدث'' سے پہلے کا ہے، اس کا کچھ اجمال آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

مولانا سید عنایت شاہ صاحب گجراتی مرحوم

مولانا سید عنایت شاہ گجراتی صاحب مرحوم صحیحین کے رواۃ کے متعلق لکھتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ ان محققین، محدثین اور ائمہ پر لاکھوں رحمتیں برسائے جنہوں نے بخاری و مسلم جیسی اصح الکتب بعد کتاب اللہ میں پوری تحقیق و تفتیش کے بعد ان کے ضعیف، شیعہ اور معتزلہ رواۃ کی نشاندہی کر دی ہے۔''

(ادخال الصالحین ص ۳۶، مشمولہ ماہنامہ تعلیم توحید گجرات ج ۸ شمارہ ۲ رصفر ۱۴۱۷ھ / جولائی ۱۹۹۶ء)

مولانا سید عنایت اللہ شاہ صاحب کا پاک اور انداز دعوت توحید ملاحظہ فرماتے ہیں: ''قرآن کی واضح آیات ہیں کہ مردے نہیں سنتے۔ ایسی احادیث، جو قرآن مجید کی آیات کے خلاف ہوں ناقابل تسلیم ہیں۔ ہماری جماعت اشاعت التوحید والسنہ کی مجلس شوریٰ جس میں تمام ملک کے نمائندے شریک تھے، حضرت الامیر جناب شیخ القرآن مولانا محمد طاہر ﷫ نے اعلان فرمایا کہ: ''سماع موتی کا عقیدہ قرآن کے خلاف ہے۔'' اور نام لے کر فرمایا کہ یہ جو مولوی

سرفراز گکھڑوالے ہیں، انہوں نے ایک کتاب "سماع موتی" پر لکھی ہے جس میں بہت فریب دہی اور غلط بیانی کی ہے۔ لہٰذا یہ دجالوں میں بڑا دجال ہے۔ اور اس مجلس کے ہر فرد کا فرض ہے کہ اس کا نام لے کر تردید کریں۔ اس کی کتابوں کی بھی تردید کریں، اگر نہ کرو گے کل کو آنے والی نسل تم پر لعنت بھیجے گی اور فرمایا کہ جو حدیث قرآن کے خلاف نہ ہو اس کو تسلیم کیا جائے اور یہ بھی کہا کہ کوئی صحیح حدیث مخالف قرآن نہیں۔" (ماہنامہ الاخوت لاہور، جون ۲۰۰۲ء ص ۳۸)

مولانا محمد حسین شاہ صاحب نیلوی مرحوم اور مولانا محمد امیر بندیالوی مرحوم

مولانا محمد حسین شاہ صاحب نیلوی مرحوم صحیح بخاری کے رواۃ کو رافضی، معتزلہ، قدریہ اور ضعیف قرار دیتے ہیں۔ مولانا محمد امیر بندیالوی مرحوم نے نیلوی صاحب کی اس تحقیق کو اردو میں نقل کیا ہے۔ چنانچہ نیلوی صاحب لکھتے ہیں: "فاعلم انا قد اعتمدنا علی اخراج الامام البخاری هذا الحدیث واخذنا وقبلناه وان کانت الرواة منهم روافض قدریة ومنهم قدریة فقط ومنهم مدلسون ولو لم یکن رواه البخاری فی صحیحه هذا الرددنا کما رددنا الحدیث الذی اخرجه ابن ماجه فی سننه عن عبد الاعلی والقیناه علی الحائط فان البخاری وان روی عن مثل هؤلاء الرواة محتاط لا یاخذ عنهم الا ما کان علی شرطه ولو لم یکن علی شرطه لم یخرجه کما انه لم یخرج حدیث اکل الداجن الصحیفة" (شفاء الصدور فی تحقیق عدم سماع من فی القبور ص ۱۲۲)

"پس جان لو کہ ہم نے اس حدیث کو امام بخاری کی تخریج پر اعتماد کرتے ہوئے قبول کیا ہے۔ اگرچہ اس کے راویوں میں کچھ روافض قدریہ اور کچھ فقط قدریہ ہیں اور میں مدلسین بھی ہیں اور اگر یہ روایت امام بخاری اپنی صحیح میں روایت نہ کرتے تو ہم اس روایت کی اسی طرح رد کر دیتے جس طرح ہم نے اس حدیث کو در کر دیا ہے جسے ابن ماجہ اپنی سنن میں عبد الاعلیٰ سے لائے ہیں۔ اور ہم نے اس روایت کو دیوار پر مار دیا ہے۔ پس بخاری اگرچہ ان جیسوں سے محتاط ہو کر روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے وہی لیتے ہیں جو ان کی شرط پر ہو اور اگر ان کی شرط پر نہ ہو تو اس کی روایت نہیں لیتے جس طرح انہوں نے "اکل الداجن" والی روایت نہیں لی۔"

اشاعۃ التوحید والسنہ کے مشہور مناظر اور آپ کے دیرینہ رفیق مولانا یونس نعمانی صاحب نے اپنی کتاب "تحقیق مسائل" میں صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی روایات کو رد کرتے ہوئے یہ دعویٰ کیا ہے کہ صحیحین کی یہ روایات قرآن مجید کی مخالف ہیں اور موضوع ہیں ملاحظہ ہو، ص ۹۳، ۱۷۷

مولانا محمد طیب طاہری، مولانا یار بادشاہ، مفتی سراج الدین، مولانا غلام حبیب ویسہ، اٹک

مولانا محمد طیب طاہری صاحب امیر مرکزیہ اشاعۃ التوحید والسنہ، مولانا یار بادشاہ صاحب شیخ الحدیث دار القرآن پنج پیر، مولانا سراج الدین مفتی دار القرآن پنج پیر، مولانا غلام حبیب صاحب ویسہ، ان حضرات نے "تحفۃ الاشاعۃ" نامی کتاب کی تائید و تحسین کی ہے جس میں اکابر علمائے دیوبند کو یہودیت و نصاریٰ اور بت پرست ہندؤں کی طرح قرار دیا گیا اور ان اکابر کی تصانیف اور تبلیغی جماعت کو یہودیت، نصرانیت اور بت پرستی کی دعوت دینے والی بتایا گیا۔

چنانچہ ''تحفۃ الاشاعۃ'' میں ہے: ''ومن تقصیرات بعض الدعاۃ انھم یخصون النجاۃ بمذھب ومسلک واحد... فھذا القول لا یصح لانہ تشابہ بالیھود والنصاریٰ'' (تحفۃ الاشاعۃ ص ۲۵۶، ۲۵۷)

''اور بعض داعیوں کی تقصیرات میں سے یہ بھی ہے کہ نجات کو ایک ہی مذہب اور مسلک سے خاص کرتے ہیں...... یہ بات درست نہیں کہ یہ یہود و نصاریٰ سے مشابہت ہے۔''

حضرت قطب الارشاد مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ اور شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمہ اللہ کا ایک حوالہ نقل کر کے لکھا: ''انا للہ وانا الیہ راجعون، یاایھا الاخوان فاسمعوا الی ھذا الھفوات والخرافات ماالفرق بینھم وبین اھل التناسخ والثنویۃ وھل ھذا الادین النصاری والیھود'' (تحفۃ الاشاعۃ ص ۳۰۰، ۳۰۱)

''انا للہ وانا الیہ راجعون اے بھائیو! یہ بکواسات اور خرافات سنو! ان لوگوں اور اہل تناسخ (ہندؤں) اور بت پرستوں میں کیا فرق ہے؟ کیا یہ دین (جو یہ لوگ پیش کر رہے ہیں) یہود و نصاریٰ کا دین نہیں ہے؟''

مولانا محمد طیب طاہری صاحب امیر مرکز یہ اشاعۃ التوحید والسنہ غیر مقلدین کی طرف سے فضائل اعمال کے مقابلہ میں ''فضائل الاعمال'' عربی اردو، پشتو کی تائید کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''وان یجتنبوا من مجالسھم وافکارھم وخرافاتھم وخاصۃ من اھل البدع والخرافین الذین ینشرون البدع والخرافات باسم الدین الصحیح فھولاء مساکین فی العلم والعمل بان العمل یکون بمقتضی العلم والتحقیق فھم مایستطیعون بان یمیزو بین قول اللہ وقول رسولہ وقول الصحابۃ لقلۃ العلم والفھم والرشد فمن اشھر اقوالھم التی یقدمونھا فی المحاضرات والمجالس العلمیۃ والمحافل الدینیۃ فینسبون الاقوال الی الزھاد واصحاب الورع وکبار الناس قولھم "قال الذھاد والرھبان" فاکثر مواعظھم مبنیۃ بالحکایات المحدثۃ والمنامات الکاذبۃ والکشف الباطل فالعاقل البصیر یمشی ویتبع بمنھج السلف الصالح وھو القرآن والسنۃ وأثار الصحابۃ والتابعین الائمۃ المجتھدین ویبتعد نفسہ عن منھج الخلف فأساس منھجھم بالحکایات والمنامات وبالاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ والمناکیر، فالرجل البلید یصیر صیدا لھم فی شبکاتھم فلا یتخلص نفسہ منھم الامن رحم ربی۔

فأخص بتوصیتی ونصیحتی لجمیع الدعاۃ والمسلمین الذین یخرجون ویتجولون مع ھؤلاء المساکین فی سبیل الدعوۃ والتبلیغ فعلیھم ان یجتنبوا منھم وان یبتعدوا انفسھم من ھولاء الذین یسمونھم "جماعۃ التبلیغ" ویشارکوا ویلتحقوا انفسھم بالاخوۃ الذین یجتھدون لیلا ونھارا ببذل جھودھم الخالصۃ ومحنھم الدائمۃ فی نشر الدعوۃ الصحیحۃ لاشاعۃ التوحید والسنۃ فی جمیع اطراف العالم'' (فضائل الاعمال ص ۱۹، ۲۰)

''اور اہل توحید کو چاہیے کہ ان باطل اور گمراہ فرقوں کی مجالس، افکار اور ان کے خرافات سے بچیں اور خاص کر اہل بدعت اور خرافین جو بدعات اور خرافات کو دین صحیح کے نام سے پھیلا رہے ہیں ان سے بچیں یہ علم وعمل سے تہی دست ہیں اس لیے کہ ان کا عمل (ان کے) علم وتحقیق پر ہی ہوتا ہے یہ اپنے علم وفہم اور رشد کے قلت کی وجہ

سے اللہ تعالیٰ اس کے رسول ﷺ اور صحابہ ﷺ کے اقوال میں فرق نہیں کر سکتے۔ پس ان کے بیانات، مجالس اور دینی محافل میں ان کی مشہور باتیں وہ بھی ہوتی ہیں کہ مختلف اقوال کو زاہدوں، نیک لوگوں اور بڑے بزرگوں کی طرف منسوب کر کے کہتے ہیں: زاہدوں نے فرمایا، بزرگوں نے فرمایا۔ ان کے اکثر بیانات من گھڑت واقعات، جھوٹی خوابوں اور باطل کشف پر مبنی ہوتے ہیں۔ پس سمجھدار دیکھنے والا تو سلف صالح کے طریقہ پر چلتا ہے جو قرآن، سنت، آثار صحابہ، تابعین اور ائمہ مجتہدین کا راستہ ہے اور والوں کے راستہ سے بچتا ہے اور پس ان (تبلیغ والوں) کی بنیاد حکایات، خوابیں، ضعیف موضوع اور منکر احادیث۔

پس نا سمجھ آدمی جب ان تبلیغ والوں کے پنجے کا شکار ہو جاتا ہے تو اپنے آپ کو ان سے نہیں نکال سکتا۔ صرف میرے رب کا رحم ہی اسے بچا سکتا ہے۔" پس وہ تمام داعی، مسلمان جو علم و عمل سے تہی دست ان تبلیغ والوں کے ساتھ دعوت و تبلیغ کے راستہ میں نکلتے ہیں، انہیں میری خاص نصیحت اور وصیت ہے کہ اپنے آپ کو ان تبلیغ والوں سے بچائیں اور ان سے دور رہیں جو اپنا نام "تبلیغی جماعت" رکھتے ہیں۔ اور اپنے ان بھائیوں کے ساتھ شرکت کریں اور اپنے آپ کو ان کے ساتھ جوڑے رکھیں جو رات دن اپنی صلاحیت اور محنت "اشاعت التوحید والسنہ" کے لئے دین کی صحیح محنت میں اطراف عالم میں خرچ کر رہے ہیں۔"

اشاعۃ التوحید والسنہ کے ان حضرات مولانا محمد طیب طاہری صاحب امیر مرکزیہ اشاعۃ التوحید والسنہ، مولانا یار بادشاہ صاحب شیخ الحدیث دارالقرآن پنج پیر، مولانا سراج الدین مفتی دارالقرآن پنج پیر، مولانا غلام حبیب صاحب ویسہ، نے اپنی تائید سے مولوی عبدالمقدس کی کتاب "تحقیق الحق" اشاعۃ التوحید والسنہ، صوابی سے چھپوائی ہے۔ "تحقیق الحق" میں حضور نبی کریم ﷺ کے متعلق قرآن وسنت سے ثابت عقیدہ حیات النبی کریم ﷺ کا رد کرتے ہوئے لکھا ہے: "نبی کریم ﷺ کو بحیات دنیویہ حیات ہوتے تو زمین کے اوپر رہتے۔" (تحقیق الحق ص ۱۲۶)

اب ظاہر ہے علماء دیوبند حیات دنیویہ برزخیہ کے قائل ہیں۔ دنیاوی ظاہری کا تو اکابر میں سے کوئی بھی قائل نہیں۔ اسی عقیدہ پر مزید لکھا ہے: "اجساد کے ساتھ عنصری کا قید لگانا مبتدعین کا خود ساختہ اور خانہ ساز قید ہے۔" (تحقیق الحق ص ٦)

بانی دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی ﷫ کو (تحقیق الحق ص ۱۴۷) پر ان کا عقیدہ ان کی عبارت کے مطابق ہونے پر گمراہ لکھا ہے۔ حضرت نانوتوی ﷫ کے متعلق لکھا: "حقیقت یہ ہے کہ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی ﷫ نے شیعوں کی تردید کے لئے یہ ایک فرضی عقیدہ اختیار کیا ہے۔" (تحقیق الحق ص ۱۳۱)

اسی "تحقیق الحق" میں (ص ۱۳۲ تا ۱۳۷) حضرت نانوتوی ﷫ کی تصنیف "آب حیات" کو قرآن کریم کی ستائیس آیات کے مقابل ثابت کیا گیا۔

"المھند علی المفند" کے متعلق لکھا: "مولانا خلیل احمد سہارنپوری ﷫ نے شیخ الہند مولانا محمود الحسن ﷫ کے ایماء پر المھند علی المفند سے جواب لکھا جو ایک دفاعی کارروائی تھی۔ بالفاظ دیگر بیان صفائی ہے۔ عقائد علماء دیوبند نہیں ہے۔" (تحقیق الحق ص ۱۳۷)

دارالعلوم دیوبند کے استاذ تفسیر حضرت علامہ شمس الحق افغانی رحمہ اللہ کے متعلق لکھا: ''شمس الحق افغانی صاحب نے بھی یہی کچھ خیانت کا ارتکاب کیا ہے۔'' (تحقیق الحق ص ۱۰۷)

امام اہل سنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ کے متعلق لکھا: ''مبتدعین کا اس دور میں مقتدیٰ مولانا سرفراز خان صاحب ہے۔'' (تحقیق الحق ص ۶)

اشاعت کے مشہور محقق مولانا خان بادشاہ صاحب شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمہ اللہ کے متعلق لکھتے ہیں: ''جاہل مبلغ جس نے چالیس خرافات فضائل حج میں لکھتے ہیں۔''

(الصوق الرسلہ ص ۱۵ بحوالہ ''التقید الجوہری'' ص ۱۱ مطبوعہ مئی ۲۰۰۵ء دارالقرآن پنج پیر صوابی)

''فضائل حج میں کافی خرافات اور واہیات ہیں۔ اگر تجھ میں علمی غیرت ہو تو اس کو دلائل شرعیہ سے ثابت کرلو۔ فضول بکواس سے کچھ نہیں بنتا۔'' (التقید الجوہری ص ۷۲ مطبوعہ مئی ۲۰۰۵ء دارالقرآن پنج پیر صوابی)

مولانا سید عنایت اللہ شاہ گجراتی صاحب کے صاحبزادہ اور اشاعۃ التوحید والسنہ کے ناظم اعلیٰ مولانا سید ضیاء اللہ شاہ گجراتی صاحب ایک تقریر میں آیت کریمہ: ''لئن اشرکت لیحبطن عملک'' کا ترجمہ یوں کیا ہے: ''اے محمد رسول اللہ! میں نے تمہیں سب کا سردار بنایا۔ اگر کوئی اور معبود بنایا، میرے ساتھ شریک بنایا تو نبوت چھین لوں گا اور جو بڑوں سے بھی ابتر کردوں گا۔'' (پنجابی سے ترجمہ ضرب حیدری ص ۱۷)

بندہ نے اشاعۃ التوحید والسنہ کے بانیان میں سے بعض حضرات سے لے کر موجودہ امیر اور اشاعت کے بڑے حضرات کے جو نام اپنی تقریظ میں لکھے ہیں ان حضرات کے اس انداز دعوت توحید اور بیان وتحریر کو آپ ملاحظہ کرلیں اور اپنے انصاف ہی سے فیصلہ کریں کہ اس انداز تربیت سے کیا احمد سعید خان ملتانی جیسے نہ پیدا ہوں گے؟

بندہ نے ان حضرات کے جو حوالہ جات آپ کو پیش کئے ہیں، ان میں صحیحین کی روایات پر حکم زنی کی گئی ہے۔ رواۃ صحیحین کو رافضی، معتزلی، خارجی، بدعتی اور ضعیف کہا گیا ہے۔ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کو گمراہ اور فرضی عقائد گھڑنے والا ثابت کیا گیا ہے۔ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمہ اللہ کو اور ان اکابر کی تصانیف کو یہودیوں، عیسائیوں اور بت پرستوں سے ملایا گیا ہے۔ حضرت علامہ شمس الحق افغانی رحمہ اللہ کو خائن کہا گیا اور مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ کو دجالوں میں بڑا دجال کہا گیا ہے اور قائلین سماع موتی جن میں امام بخاریؒ سمیت کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، ائمہ کرام اور اسلاف امت شامل ہیں پر کفر وشرک کا اشاعۃ التوحید والسنہ کی طرف سے متفقہ فتوی بھی آپ کے علم میں ہے۔ جب اس ماحول سے احمد سعید خان ملتانی جیسے پیدا ہونے والوں کو اگر اس ماحول کی پیداوار کہا جائے تو آپ شکوہ کرتے ہیں کہ یہ نزلہ اشاعت پر کیوں گرایا جا رہا ہے ؎

جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے ہے

''اشاعۃ التوحید والسنہ'' کے ان اکابرین کے صحیحین، رواۃ صحیحین، محدثین کرام اور خاص کر اکابر علمائے دیوبند کے متعلق ان نظریات اور اس ماحول میں احمد سعید خان ملتانی جیسے لوگ پیدا ہوں گے یا اکابر کے متبع اور ادب واحترام والے؟

آپ نے بندہ کے نام خط میں لکھا ہے: "علامہ سعید احمد ملتانی کا غلو اور اب قرآن مقدس اور بخاری محدث کے نام سے امام بخاریؒ اور رواۃ بخاری پر ۵۴ اعتراضات جو تمام غیر مسلموں، یہود ونصاریٰ، قادیانیوں، پرویزیوں اور روافض کے خلاف مواد ہے۔ (غالباً یہ سہو قلم ہے یہ مواد ان باطل مذاہب کے خلاف نہیں حق میں ہے)

آپ کی یہ بات لاریب حق ہے مگر اس پر بھی غور فرمائیں کہ اشاعۃ التوحید والسنہ کا یہ مواد جس کا کچھ نمونہ بندہ نے جناب کو پیش کیا ہے اور یہ انداز دعوت وتربیت کس کے حق میں ہے اور جن باطل مذاہب کا آپ نے تذکرہ کیا ہے وہ اس مواد سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں یا نہیں؟

یہاں یہ بھی ملحوظ رہے کہ بندہ نے "اشاعۃ التوحید والسنہ" کے ذمہ دار حضرات کے ان مذکورہ ناموں میں شیخ القرآں مولانا غلام اللہ خان صاحبؒ کا نام نہیں لکھا تھا، اس کی یہی وجہ ہے کہ انہوں نے اس طرح کے گستاخانہ ماحول کو فروغ نہیں دیا اور اہل حق کے اتباع میں ۱۹۶۲ء میں حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب نور اللہ مرقدہ کے فیصلہ عقیدہ حیات النبی ﷺ پر دستخط کر دیئے تھے۔ اور تا عمر اس پر قائم رہے۔" جزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء"

جہاں تک احمد سعید ملتانی کا تعلق ہے۔ "اشاعۃ التوحید والسنہ" نے تو اسے جماعت سے نکالنے کے بعد بھی اس سے تعلق رکھا۔ اس سلسلہ میں آپ کے قریب ہی اٹک اور ٹیکسلا کے دو اشتہارات کا عکس بھیج رہا ہوں جن میں احمد سعید ملتانی کو للکار شیخ القرآن لکھا گیا اور یہ اس کے "اشاعۃ التوحید والسنہ" سے اخراج ۹ ر ستمبر ۱۹۹۸ء کے بعد ۲۹ر اپریل ۲۰۰۶ء اور ۴ر اپریل ۲۰۰۷ء کے جلسوں کے اشتہار ہیں۔

اور کمال تو یہ ہے کہ اٹک کا جلسہ آپ کے زیر صدارت ہے۔ یہ واقعہ احمد سعید ملتانی کو اشاعۃ التوحید والسنہ سے نکالنے کے آٹھ سال بعد کا ہے۔

بندہ آپ کے اس اقدام پر قلبی مسرت کا اظہار کرتا ہے کہ آپ نے حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب ﷫ کے فیصلہ عقیدہ حیات النبی ﷺ کو علاقہ چھچھ کے علماء اور اپنے تلامذہ کے دستخطوں سے طبع کرایا ہے۔ مگر آپ کا یہ اقدام پوری "اشاعۃ التوحید والسنہ" کی ترجمانی نہیں کر رہا ہے۔ اس لیے کہ اشاعۃ التوحید والسنہ کی مرکزی قیادت نے آپ کی ابھی تک تائید نہیں کی بلکہ یہ لوگ تو شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان ﷫ کی طرف بھی اس عقیدہ کی نسبت نہیں مانتے۔

مثلاً مولانا محمد حسین شاہ نیلوی صاحب لکھتے ہیں: "اور جو فیصلہ راولپنڈی میں کیا گیا تھا، اگرچہ اس مجلس میں شامل بڑے بڑے جید علماء نے متفقہ طور پر لکھا تھا، اس کے باوجود وہ فیصلہ شرع کی کسوٹی پر صحیح نہیں اترتا۔ اس لیے اس فیصلہ کا ماننا صحیح نہیں اور اس فیصلہ کا انکار کرنے والے کو اہل السنت والجماعت سے خارج قرار دینا اور اس کی اقتداء میں نماز نہ ہونے کا فتویٰ دینا ناقابل فہم بات ہے۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ اس فیصلہ کی بنیاد بننے والی روایت کی تحقیق ہو جانے کے بعد بھی اس فیصلہ کو درست کہنے والوں میں رفض کی بو آتی ہے۔"

(ماہنامہ گلستان اسلام، شوال ۱۴۱۷ھ/ مارچ ۱۹۹۷ء ج ۲ ش ۱۰ ص ۱۷، ۱۸)

سوانح شیخ القرآن میں میاں محمد الیاس صاحب لکھتے ہیں: ''بعض علماء دیوبند ضلع نامہ راولپنڈی کی عبارت سے استدلال کر کے مولانا (غلام اللہ خان رحمہ اللہ) کو سماع صلوۃ وسلام کے قائلین میں شمار کرتے ہیں۔ جو مولانا سے زیادتی اور ان حضرات کی کور باطنی ہے۔'' (ص ۲۸۳ حاشیہ نمبر ۲۳)

میاں محمد الیاس صاحب کی اس ''سوانح شیخ القرآن'' کی تائید ماہنامہ تعلیم القرآن، راجہ بازار راولپنڈی، (ربیع الاول ۱۴۲۸ھ/ مارچ ۲۰۰۷ء ج ۶۴ ش ۳ ص ۴۵، ۴۶، ۴۷) پر موجود ہے۔

خود ماہنامہ تعلیم القرآن نے المہند علی المفند کے متعلق لکھا ہے: ''اسے عقائد کا خلاصہ کہنا یا عقائد علماء دیو بند کہنا پرلے درجے کی ضلالت ہے۔'' (ماہنامہ تعلیم القرآن فروری، مارچ ۱۹۹۷ء ص ۴۰ بحوالہ تحقیق الحق ص ۱۳۸ مصدقہ مولانا محمد طیب طاہری امیر مرکزیہ اشاعۃ التوحید والسنہ، مولانا غلام حبیب (ویسہ) شائع کردہ اشاعۃ التوحید والسنہ، صوابی)

اب آپ ہی انصاف فرمائیں کہ: ''اشاعۃ التوحید والسنہ'' حضرت شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان رحمہ اللہ کے فیصلہ پر کاربند ہے؟

یا یہ کہا جا سکتا ہے اشاعۃ التوحید والسنہ عقیدہ حیات النبی ﷺ کی قائل ہے؟ یا علمائے دیوبند کے عقائد کے ساتھ متفق ہے؟

اب اشاعۃ التوحید والسنہ کی اکابر علمائے دیوبند کے عقائد سے متصادم واضح پالیسی اور گستاخانہ انداز دعوت کے بعد بھی جو علماء خود صحیح العقیدہ ہونے کے باوجود ''اشاعۃ التوحید والسنہ'' کی سرپرستی کرتے ہیں یا ان سے تعلق رکھتے ہیں وہ اشاعۃ التوحید والسنہ کی ان باتوں میں شریک ہی سمجھے جائیں گے۔

یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ جب ماہنامہ القاسم جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ بابت اکتوبر، نومبر ۲۰۰۸ء نے بندہ کا ایک تقریری اقتباس شائع کیا جس میں رئیس المفسرین حضرت مولانا حسین علیؒ اور ان کے تلامذہ کو صحیح العقیدہ بیان کیا گیا تو اس پر اشاعۃ التوحید والسنہ سے متعلق مولانا محمد اسماعیل، راولپنڈی نے بندہ کے نام اپنے خط میں جو ماہنامہ ''التوحید والسنہ'' زیرادارت مولانا محمد طیب طاہری صاحب امیر مرکزیہ اشاعۃ التوحید والسنہ میں مطبوعہ ہے اور اس کی تشہیر کی گئی۔ اس میں بندہ کے متعلق جو زبان استعمال کی ہے ملاحظہ ہو: ''حکومت ملازم کو ساٹھ سال میں ریٹائرڈ کر دیتی ہیں۔ لیکن ہمارے ہاں ارذل العمر میں وہ یادگار اسلاف بن جاتا ہے۔''

(ماہنامہ التوحید والسنہ اکتوبر ۲۰۰۸ء ص ۳۶)

بندہ نے اگرچہ اسے برا نہیں منایا مگر آپ کی خدمت میں گزارش ہے کہ کیا یہ اخلاق علماء اور اساتذہ حدیث رسول ﷺ کے لائق ہیں؟

اور کیا آپ نے اشاعۃ التوحید والسنہ کے اس اخلاق پر بھی کبھی انہیں سرزنش کی ہے اور تشویش کا اظہار فرمایا ہے؟

آخر میں آنجناب کی خدمت میں گزارش ہے کہ: ''اشاعۃ التوحید والسنہ'' کی مرکزی قیادت اب تک صحیحین کے رواۃ کو شیعہ، معتزلہ، خارجی قرار دے رہی ہے صحیحین کی روایات کو قرآن مجید کا مخالف ثابت کر رہی

ہے۔ عقیدہ حیات النبی ﷺ جو آپ نے شائع کیا ہے کہ قائلین کو رفض کی بو والا، کور باطن، اور ضلالت قرار دے رہی ہے اور قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ اور ان اکابر کے متبعین کو یہود و نصاریٰ اور ہندوؤں سے ملا رہی ہے اور ان کے تصنیفی ذخیرہ کو یہود و نصاریٰ اور بت پرستی کا داعی کہہ رہی ہے تو آپ کو اس ''اشاعۃ التوحید والسنۃ'' سے کیا دلچسپی اور کیا ہمدردی ہے؟

بلکہ آپ نے فیصلہ راولپنڈی ۱۹۶۲ء کے حوالہ سے جو رسالہ شائع کیا ہے اس کی تردید میں اشاعۃ التوحید والسنۃ کی طرف سے مولانا عطاء اللہ بندیالوی صاحب نے چوالیس صفحات کا رسالہ ''مسلک شیخ القرآن'' کے نام سے چھپوایا ہے۔ جس میں اس نے حضور نبی کریم ﷺ کے جسد اطہر سے روح مبارکہ کے کسی بھی قسم کے تعلق اور سماع صلوۃ وسلام عند القبر کا انکار کیا ہے اور آپ کو شیخ القرآن پر بہتان اور الزام لگانے والا لکھا ہے۔ آپ کے خلاف مولانا عطاء اللہ بندیالوی صاحب نے یہ کتاب ''جمعیت اشاعت التوحید والسنۃ'' کی طرف سے شائع کی ہے اور اس پر مولانا قاضی عصمت اللہ صاحب کی تقریظ اور تائید ہے۔ گویا مولانا عطاء اللہ بندیالوی کا یہ رسالہ پوری اشاعۃ التوحید والسنۃ کی ترجمانی کے لیے لکھا گیا ہے۔

جب کہ آپ نے حال ہی میں بتاریخ ۱۶؍ربیع الاوّل ۱۴۳۲ھ/ ۲۰؍فروری ۲۰۱۱ء اپنے مدرسہ جامعہ عربیہ اشاعت القرآن، حضرو میں ''مقصد میلاد کانفرنس'' کے اشتہار میں مولانا عطاء اللہ بندیالوی صاحب کو ''ترجمان علمائے دیوبند'' لکھا ہے جب کہ مولانا عطاء اللہ بندیالوی صاحب اپنے رسالہ ''مسلک شیخ القرآن'' اور آپ کے ترجمان علمائے دیوبند لکھنے سے پہلے بھی اپنے رسالہ ''مسئلہ حیات النبی ﷺ میں آپ کے پیش کردہ عقیدہ کو قرآن، حدیث، سنت، صحابہ کرام اور ائمہ امت کے خلاف قرار دے چکے۔

آپ حضرت قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فیصلہ کی نشر و اشاعت بھی کر رہے ہیں اور اس فیصلہ کو قرآن وسنت کے خلاف قرار دینے والوں کو ترجمان علمائے دیوبند بھی کہہ رہے ہیں اور اسی تعارف سے اپنے ہاں بلا رہے ہیں آخر یہ کیا معاملہ ہے؟ اس طرح تو آپ نے اپنے آپ کو الجھا دیا ہے۔

اسی طرح آپ نے مولانا قاری طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فیصلہ پر مشتمل جو رسالہ بھیجا ہے وہ اس فیصلہ کی حد تک تو درست ہے مگر آخر میں آپ نے جو اپنی تحقیقات لکھی ہیں ان میں عقیدہ حیات النبی ﷺ پر عنوانات ''مسئلہ کی شرعی حیثیت'' ''حیات تعلق روح کے ساتھ ہے نہ کہ کامل'' اور'' سماع صلوۃ وسلام عند القبر النبی ﷺ روحانی ہے۔'' سے اس عقیدہ میں الجھاؤ پیدا کر دیا گیا ہے۔

عقیدہ حیات النبی ﷺ کو اکابر کا فرعی مسئلہ لکھنا روح مبارکہ کے جسد مبارک سے تعلق کی جو کیفیات ائمہ اہلسنت نے لکھیں ہیں ان میں سے کسی کیفیت کو ماننا ہے نہ کہ مطلق تعلق اور جسد مبارک کی حیات مراد ہے مطلق تعلق روح اور جسد مبارک کی حیات تو اصولی مسئلہ ہے۔ اسی طرح جسمانی سماع کا انکار کرتے ہوئے روحانی سماع کہنا یا محض روحانی سماع پر زور دینا بھی سماع کا انکار ہے۔ اکابر میں سے یہ کسی کا موقف نہیں حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ تو انہی جسمانی کانوں سے سماع کی تصریح کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں: ''قریب سے

صلوٰۃ وسلام کو ترجیح اور فضیلت حاصل ہوتی ہے کیونکہ زائر کی آواز کا آنحضرت ﷺ کے گوش مبارک تک پہنچنا بڑے شرف اور بہت بڑی بات ہے۔" (مکتوبات شیخ الاسلام ج ۱ ص ۲۴۳ بحوالہ مقام حیات طبع دوم ص ۶۶۲)

اس لئے کہ ظاہر ہے کہ حضرت مدنی رحمہ اللہ کے ہاں سماع روحانی سے مراد سماع جسمانی ہی ہے۔

اکابر کے اس طرح کے حوالہ جات پیش کر کے اپنے وضعی مطلب کو کشید کرنا درست نہیں۔ مولانا محمد حسین نیلوی صاحب مرحوم نے بھی اپنی تصانیف میں اس انداز کو اختیار کیا ہے۔ اس طرح اکابر کی تحریرات میں تعارض ثابت کر کے امت کو اپنے اسلاف سے دور رکھنے کا ماحول پیدا ہوتا ہے نہ کہ اکابر کے اتباع کی دعوت ہے۔

آپ نے اپنے رسالہ "مسئلہ حیات النبی ﷺ" میں حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ کے فیصلہ کو نقل کرنے کے بعد لکھا ہے: "اور یہی فیصلہ ہماری اشاعت التوحید والسنہ کا ہے۔" (ص ۱۸)

اسی طرح آپ نے اپنے ابتدائیہ میں حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ کے متعلق لکھا: "انہوں نے بھی اس فیصلہ کی تعریف فرمائی اور فرمایا کہ اس فیصلہ کے بعد اشاعت التوحید کے علماء سے اختلاف ختم ہو گیا ہے۔" (ص ۴)

آپ نے جو ہماری اشاعت التوحید والسنہ لکھا ہے اس سے کیا مراد ہے؟ کیا اشاعت تقسیم ہو گئی ہے؟ یا آپ نے مرکزی اشاعت کے مقابل اپنی الگ اشاعت بنالی ہے؟ یا مرکزی اشاعت نے آپ کا فیصلہ تسلیم کر لیا ہے؟

آپ کے جواب میں مولانا عطاء اللہ بندیالوی صاحب کی کتاب "مسلک شیخ القرآن" سے آخری بات کی تو تردید ہو جاتی ہے کہ انہوں نے حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ کے فیصلہ کے خلاف یہ کتاب "اشاعۃ التوحید والسنہ" ہی کی طرف سے شائع کی ہے۔

آخر میں مکرر عرض ہے کہ بندہ نے مولانا مفتی محمد ظفر اقبال صاحب اور مولانا نثار احمد الحسینی مدظلہم کی تحریرات پر جو کچھ لکھا ہے الحمد للہ باحوالہ لکھا ہے اور محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے لکھا ہے۔ بندہ آپ کی خدمت میں اپنے پیش کردہ حوالہ جات کے عکسی نقول بھی اسی لفافہ میں ارسال کر رہا ہے مجھے نہ کسی سے تعصب ہے اور نہ عداوت۔ آپ سے بھی یہ درخواست ہے کہ ان لوگوں کا دفاع کرنے کے بجائے اکابر علمائے دیوبند قدس سرہم اور ان کی تعلیمات کا دفاع فرمائیں۔ "جزاک اللہ خیرا۔"

عالم اسلام اور خصوصاً پاکستان کے موجودہ حالات کا تقاضا بھی یہی ہے کہ دیوبندیت جو صحیح عقائد اور درست فکر کا نام ہے کا تحفظ کیا جائے۔ اور غلط عقائد ونظریات سے اس کی حفاظت کی جائے۔ اس لیے کہ امت کا ایمان ہے اسی سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

دعوات صالحہ کی درخواست ہے۔ والسلام

.....

سلیم اللہ خان

۳ر جمادی الاولیٰ ۱۴۳۲ھ/ ۷ر اپریل ۲۰۱۱ء

مہتمم جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کراچی رئیس وفاق المدارس العربیہ پاکستان صدر اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان

مکتوب سلیم

احمد سعید ملتانی کو "اشاعۃ التوحید والسنۃ" سے ۱۹۹۸ء میں نکالا گیا۔ اس کے آٹھ سال بعد کے اشتہار میں احمد سعید ملتانی کی توحید و سنت اور للکار شیخ القرآن۔

روزنامہ اسلام

30 ربیع الاول 29 اپریل 2006ء

عظیم الشان توحید و سنت کانفرنس

29 اپریل

اشرف علی راولپنڈی

مولانا حسین علی

عبدالسلام جھنڈو

عبدالمجید ندیم شاہ

حضرت مولانا احمد سعید خان صاحب

حضرت مولانا قاضی عبدالرشید صاحب

مہمانان گرامی

شیخ رشید احمد وفاقی وزیر ریلوے ممبر (ا) طاہر صادق ضلعی ناظم اٹک قاضی خالد محمود تحصیل ناظم اٹک حضرت مولانا قاری سعید الرحمن سابق وزیر مذہبی امور پنجاب

حضرت مولانا حافظ محمد صدیق چیئرمین علماء کونسل ضلع اٹک 0300-5332127

مکتوب سلیم

احمد سعید ملتانی کو "اشاعۃ التوحید والسنۃ" سے ۱۹۹۸ء میں نکالا گیا۔ نو سال بعد کے اشتہار میں
احمد سعید ملتانی بطور امام انقلاب، محقق العصر، مفسر القرآن، للکار شیخ القرآن، بعد سلطان العاظمین ۔ ؟

اشاعت التوحید والسنۃ تحصیل ٹیکسلا جامع مسجد اسامہ بن زید ٹیکسلا

پیغام فخر الانبیاء ﷺ کانفرنس

4 اپریل 15 ربیع الاول بروز بدھ بعد مغرب

عبدالجلیل مختیار قاسمی

اشرف علی

محمد صدیق حسین

عبدالرحمن سجاد الرحمن

علامہ احمد سعید خان ملتانی صاحب

محمد عثمان مظہر الحق عبداللطیف عبدالرؤف محمد صدیق

اشاعت التوحید والسنۃ نوجوانان توحید و سنت تحصیل ٹیکسلا

—— مکتوب سلیم ——

مسلکِ شیخ القرآن رحمہ اللہ

فی حیاتِ

سیّدِ الانس والجان

مسئلہ حیات النبی ﷺ اور سماع سلام عند قبر النبی ﷺ کے متعلق
حضرت شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان کا مسلک و نظریہ
نیز اس سلسلہ میں پھیلائی گئی غلط فہمیوں کا مدلل جواب

تلمیذ شیخ القرآن علامہ محمد عطاء اللہ بندیالوی

منجانب نشر و اشاعت جمعیۃ اشاعۃ التوحید والسنۃ

جامعہ ضیاء العلوم جامع مسجد سیدنا معاویہ فاروق اعظم روڈ سرگودھا

مکتبہ حسینیہ فاروق اعظم روڈ سرگودھا فون 0300-6029183

مکتوب سلیم

۱۱

ارادہ اور کوشش تو ان حضرات کی نیک ہے لیکن کیا دیوبند سے منسوب تمام جماعتیں آپ کے صرف اتنے فیصلے اور ۱۹۶۲ء کے معاہدے پر دستخط کرنے سے آپ سے راضی ہو جائیں گی؟ خدا را سوچیے اور جواب دیجیے کہ علاقہ کے خدام اہل سنت صرف اتنے عقیدہ کے رکھنے پر آپ کو گلے لگالیں گے، اور آپ کے گلے میں پھول ڈال کر آپ کو "دیوبندی" تسلیم کریں گے، یا ان کا مطالبہ یہ ہوگا کہ المہند علماء دیوبند کی مستند دستاویز ہے۔ جب تک آپ اس پر دستخط نہیں کرتے ہم اس وقت تک آپ کو دیوبندی تسلیم نہیں کرتے ---- تو کیا آپ اتحاد و اتفاق کے نیک جذبے کے لیے یہ قدم بھی اٹھالیں گے؟ پھر خدام اہل سنت اور اٹک کے قاضیاں کا یہ بھی مطالبہ ہوگا کہ صرف عند قبر النبیؐ صلوۃ و سلام کے سماع کے عقیدہ اپنانے سے اتفاق و اتحاد نہیں ہو سکتا ---- بلکہ اس کے لیے آپ کو استشفاع عند قبر النبیؐ کا قائل ہونا پڑے گا۔ تو کیا آپ اتحاد کے ثمرات سمیٹنے کے لیے اس سیڑھی پر بھی اتر آئیں گے ------ پھر ان کا مطالبہ یہ ہوگا کہ جب تک آپ دعاؤں میں انبیاء کرام کے توسل اور بزرگوں کے وسیلے کے قائل نہ ہوں تو ہم آپ کو دیوبندی تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں ---- تو کیا آپ اس اتحاد کی خاطر توحید کے گلے پر چھری رکھ کر وسیلے اور توسل کے قائل ہو جائیں گے؟۔

ہمیں دکھ اور افسوس اس بات کا ہے کہ یہ قابل احترام اور بزرگ علماء اتحاد و اتفاق کے نیک جذبے کے لیے اپنے نظریات میں معمولی لچک پیدا کر لیتے مگر حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ کو اس کام کے بطور ڈھال اور بطور دلیل استعمال نہ فرماتے ---- ان کی اس کارروائی اور پمفلٹ بازی کا نتیجہ یہ نکلا کہ اشاعت التوحید والسنت کے موجودہ احباب خصوصاً نوجوان طبقہ اس مخمصے اور پریشانی میں مبتلا ہو گیا کہ حضرت شیخ القرآنؒ ۱۹۶۲ء کے معاہدے پر دستخط کرکے اپنے پہلے مسلک سے رجوع کرکے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے عند القبر صلوۃ و سلام کے سماع کے قائل ہو گئے تھے۔

مکتوب سلیم

علمائے دیوبند کے معتقد عقائد کو توحید کو ذبح کرنے والے (شرکیہ عقائد) قرار دینے کے باوجود مولانا عطاء اللہ بندیالوی ترجمان علمائے دیوبند

سالانہ

مقصد میلاد رسول ﷺ کانفرنس

20 فروری

علامہ عطاء اللہ بندیالوی

حضرت مولانا محمد عالم طارق

مرکزی سیرت کمیٹی حضرو

اکابر علمائے دیوبند قدس سرہم کا عقیدہ

۱۳۷۶ھ/ ۱۹۵۷ء میں جب ''اشاعۃ التوحید والسنہ'' کے بعض علماء نے علمائے دیوبند کے عقیدہ'' حیات الانبیاء جسمانی، برزخی'' کی تردید کرتے ہوئے جدا راستہ اختیار کیا اور علمائے دیوبند میں رخنہ ڈالنے کی کوشش کی تو اس وقت کے اکابر علمائے دیوبند نے اپنے عقیدہ کا اظہار کرتے ہوئے درج ذیل اعلان شائع کروایا۔

عقیدہ حیات النبی ﷺ کے متعلق اکابر علمائے دیوبند کا مسلک علمائے دیوبند کا متفقہ اعلان

حضرت اقدس نبی کریم ﷺ اور سب انبیاء کرام علیہم السلام کے بارے میں اکابر دیوبند کا مسلک یہ ہے کہ وفات کے بعد اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور ان کے ابدان مقدسہ بعینہٖ محفوظ ہیں اور جسد عنصری کے ساتھ عالم برزخ میں ان کو حیات حاصل ہے اور'' حیات دنیوی کے مماثل'' ہے۔

صرف یہ ہے کہ احکام شرعیہ کے وہ مکلف نہیں ہیں۔ لیکن وہ نماز بھی پڑھتے ہیں اور روضہ اقدس میں جو درود پڑھا جائے، بلا واسطہ سنتے ہیں اور یہی جمہور محدثین اور متکلمین اہل السنت والجماعت کا مسلک ہے۔ اکابر دیوبند کے مختلف رسائل میں یہ تصریحات موجود ہیں۔ حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کی تو مستقل تصنیف حیات انبیاء پر'' آب حیات'' کے نام سے موجود ہے۔ حضرت مولانا خلیل احمد صاحب رحمہ اللہ جو حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ کے ارشد خلفاء میں سے ہیں۔ ان کا رسالہ ''المهند على المفند'' بھی اہل انصاف اور اہل بصیرت کے لئے کافی ہے۔ اب جو اس مسلک کے خلاف دعوی دائر کرے، اتنی بات یقینی ہے کہ ان کا اکابر دیوبند کے مسلک سے کوئی واسطہ نہیں۔

''واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل''

۱...... مولانا محمد یوسف بنوری عفا اللہ عنہ، مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی نمبر ۵
۲...... مولانا عبد الحق عفی عنہ، مہتمم دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک
۳...... مولانا محمد صادق عفا اللہ عنہ، سابق ناظم محکمہ امور دینیہ بہاولپور
۴...... مولانا ظفر احمد عثمانی عفا اللہ عنہ، شیخ الحدیث دار العلوم الاسلامیہ ٹنڈو اللہ یار سندھ
۵...... مولانا شمس الحق عفا اللہ عنہ، صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان
۶...... مولانا محمد ادریس کان اللہ لہ، شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور
۷...... مولانا مفتی محمد حسن، مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور
۸...... مولانا محمد رسول خان عفا اللہ عنہ، جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور
۹...... مولانا مفتی محمد شفیع عفا اللہ عنہ، مہتمم دار العلوم کراچی نمبر ۱
۱۰...... مولانا احمد علی عفی عنہ، امیر نظام العلماء و امیر خدام الدین لاہور

(پیام مشرق لاہور ج ۳ ش ۴، مورخہ ۱۳۸۰ھ/ ستمبر ۱۹۶۰ء)